مستشرقین اور اعداء اسلام کی قرآن کریم میں معنوی تحریف کی کوشش

محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

متن قرآن کریم کی حفاظت کا تو اعلان ہو چکا ہے، اس کا امکان نہیں تھا کہ قرآن کے الفاظ میں ردو بدل کیا جا سکے، اس لیے دشمنان اسلام جو ہمیشہ اسلام کو مٹانے کے درپے رہے، قرآن کریم سے تو مایوس ہو گئے، انہوں نے قرآن کی معنوی تحریف کے لیے یہ چور دروازہ تلاش کیا کہ حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو جو معانیِ قرآن کی محافظ ہے، نا قابل اعتبار ثابت کریں۔ یورپ کے مستشرقین اور دشمن اسلام ملاحدہ نے اپنے تمام وسائل اور دماغی وقلمی تمام طاقتیں احادیث کو بے وقعت بنانے کے لیے صرف کرنا شروع کر دیں اور مسلمانوں میں ''منکرین حدیث'' کے نام سے منافقین کا جو گروہ آج موجود ہے غلام احمد پرویز وغیرہ انہوں نے انہی دشمنان اسلام کی راہنمائی میں اس مہم کو اور آگے بڑھایا ''وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ'' چنانچہ نئی نسل کے بہت سے افراد جو دینی تعلیم وتربیت سے بے بہرہ تھے، ان خیالات کا شکار ہو گئے۔

تاریخ فتنۂ انکارِ حدیث

انکار حدیث کے فتنہ کی تاریخ بہت قدیم ہے، سب سے پہلے خوارج نے اس کی بنیاد رکھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکفیر کر کے ان کی روایت کردہ احادیث کا انکار کیا اور صرف کتاب اللہ کو مانا۔ ان کے بالمقابل شیعہ نے کتاب اللہ کی تحریف اور احادیث کے انکار کا راستہ کھولا اور دین کا انحصار اپنے ائمہ کی روایت پر رکھا۔ معتزلہ نے تاویل کے راستہ سے فتنۂ انکار حدیث کو مزید قوت بہم پہنچائی، مگر یہ دور اسلام کی شوکت وعزت کا دور تھا، ان کی مساعی ناکام رہیں اور مسلمانوں نے جس طرح قرآن کو سینے سے لگایا اور علوم قرآن کی خدمت کو سرمایۂ سعادت سمجھا، اسی طرح احادیث نبویہ کو سرآنکھوں پر رکھا اور علوم حدیث کی خدمات اس محنت وعقیدت سے انجام دیں کہ تاریخ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انفاسِ قدسیہ کی وہ حفاظت کی کہ عقل حیران ہے۔

حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے مسلمانوں کا شغف دیکھ کر اس وقت اعداء اسلام نے وضع احادیث کا چور

www.banuri.edu.pk

دروازہ نکالا اور من گھڑت روایات پھیلانا شروع کیں، تاکہ حق و باطل خلط ملط ہوکر حقیقت ملتبس ہوجائے۔ مگر حق تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت کے لیے ایسے رجال کار پیدا کیے جنہوں نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر کے رکھ دیا، انہوں نے فن رجال اور جرح وتعدیل مرتب کیا اور روایات کی چھان بین کر کے تمام اعداء اسلام یہودیوں، سبائیوں اور ملحدوں کی اس سازش کو خاک میں ملا دیا۔ امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رسول ﷺ کی احادیث کی حفاظت کے کام کو اتنا آگے بڑھایا کہ اصول حدیث کے مختلف فنون کی تعداد ایک سو کے قریب پہنچ گئی۔ بلاشبہ دین اسلام ابدی دین تھا، قیامت تک کی نسل انسانی کے لیے سرچشمۂ ہدایت تھا، ضروری تھا کہ دین اسلام کی یہ دونوں مشعلیں کتاب وسنت قیامت تک روشن اور ہر قسم کی آندھیوں اور جھگڑوں سے محفوظ رہیں، تاکہ ہر دور میں اللہ کی حجت قائم رہے اور قرآن کریم کی یہ آیت ہر وقت صادق رہے:

’’وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ‘‘۔ (آل عمران:۱۰۱)

’’اور تم کس طرح کافر ہوتے ہو اور تم پر تو پڑھی جاتی ہیں آیتیں اللہ کی اور تم میں اس کا رسول ہے‘‘۔

فرمانِ نبویؐ میں اس حقیقت کا اظہار اس طرح فرمایا گیا ہے:

’’تركت فيكم أمرين، لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتاب اللّٰه وسنة رسوله‘‘۔ (۱)

’’میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں، جب تک ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہوگے، ایک کتاب اللہ اور دوسری اس کے رسول (ﷺ) کی سنت‘‘۔

قرآن کریم اور حدیثِ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

الغرض اس کا کوئی امکان نہیں کہ قرآن وحدیث کو ایک دوسرے سے جدا کیا جاسکے، نہ یہ ممکن ہے کہ قرآن کریم پر ایمان ہو اور حدیث نبوی سے انکار، کیونکہ قرآن کریم بار بار اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں تمہاری نجات ہے اور آپ ﷺ کی نافرمانی تباہی و بربادی کا موجب ہے، آپ ﷺ کی مخالفت پر قرآن کریم سخت سے سخت وعیدیں سناتا ہے، آپ ﷺ کی زندگی کو امت کے لیے اسوہ ونمونہ قرار دیتا ہے، قرآن کی تعلیم وتشریح اور اس کے اجمال کی تفصیل کو قرآن آپ ﷺ کا فرض منصبی بتاتا ہے، حاصل یہ کہ دنیا وآخرت کی نجات وسعادت اور فلاح و بہبودی آپ ﷺ کی پیروی میں ہے اور حق تعالیٰ کی محبت واطاعت کا معیار بھی آنحضرت ﷺ کی متابعت کے سوا کچھ نہیں:

’’قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ‘‘۔ (آل عمران:۳۱)

’’ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمائے گا‘‘۔

حاشیہ: (۱) یہ حدیث سند کے اعتبار سے معضل ہے، یعنی دو واسطے ساقط ہیں، لیکن مستدرک حاکم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اور سنن بیہقی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت اور مستدرک میں معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی حدیث اس حدیث کی صحت کے شواہد ہیں۔

فرقِ باطلہ اور حدیث

بہرحال تمام فرقِ باطلہ خوارج، شیعہ، معتزلہ، قدریہ، جہمیہ اور مرجئہ وغیرہ نے احادیث کے خلاف جو ہرزہ سرائی کی تھی (اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین ومتکلمین نے جس کا دندان شکن جواب دے کران کے حوصلے پست کردیئے تھے) ہر دور میں ملاحدہ اسے جدید شکل وصورت میں پیش کرتے رہے ہیں، چنانچہ مستشرقین یورپ نے بھی اسی محاذ سے اسلام کی بیخ کنی شروع کی اور اس کے لیے ایک منظّم مہم چلائی۔ جوزہر قدیم باطل پرستوں نے اگلا تھا، اسی کو دوبارہ نئی بوتلوں میں بھر بھر کر جدید نسل کے حلق سے اتارنے کی کوشش کی، کبھی کہا کہ احادیث تو دوسو سال بعد قلم بند ہوئی ہیں، ان کا کیا اعتبار؟ کبھی حاملین حدیث پر اعتراضات کیے، کبھی عقلی شبہات ووساوس پیش کیے اور ان راستوں سے نماز، اس کے اوقات، زکاۃ، روزہ، حج، قربانی وغیرہ، تمام عبادات میں شکوک وشبہات پیدا کیے، احکام شرعیہ کو اعتراضات کا نشانہ بنایا، ملائکہ، جنات، شیاطین، ارواح وغیرہ میں تاویل باطل کا راستہ کھولا، اس طرح کوشش کی گئی کہ خدانخواستہ اسلام کی بنیادوں کو ہلا دیا جائے، مگرلسانِ نبوت سے یہ اعلان پہلے صادر ہو چکا تھا:

’’یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله ینفون عنه تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتأویل الجاهلین‘‘۔

’’ہر آنے والی نسل میں کچھ عادل وثقہ حضرات اس علم دین کے حامل ہوں گے جو غلو کرنے والوں کی تحریف، باطل پرستوں کے غلط ادعا اور جاہلوں کی تاویل کو صاف کریں گے‘‘۔

سنت وحدیث پر مطبوعہ کتابیں

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں ایسے رجال کار پیدا کیے، جنہوں نے باطل پرست جاہلوں کے اٹھائے ہوئے گردوغبار سے سنت کا چہرہ صاف کیا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ابن وزیر یمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ’’**الروض الباسم**‘‘ اور شیخ جلال الدین السیوطی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ’’**مفتاح الجنة فی الاحتجاج بالسنة**‘‘ تک اور ان سے آج تک نہ صرف عربی اردو میں، بلکہ انگریزی اور یورپ کی دوسری زبانوں میں بھی قابل قدر تالیفات وجود میں آئیں۔ گزشتہ پچاس سال کے عرصہ میں اہل علم نے بیسیوں گرانقدر تصنیفات سے علمی کتب خانوں میں بیش بہا اضافہ کیا۔ قدمائے امت نے جو کتابیں تصنیف فرمائیں، ان کی طویل فہرست راقم الحروف کی کتاب ’’**عوارف المنن مقدمة معارف السنن**‘‘ میں مذکور ہے جو ان شاء اللہ! عنقریب طبع ہوگی۔ اس تیس چالیس برس میں جو ذخیرہ اس موضوع پر مدون ہوا، ان میں چند کتابوں کا نام بطور نمونہ درج ذیل ہے:

۱	**الحدیث والمحدثون**	**محمد محمد أبوزهو**	**عربی**
۲	**السنة قبل التدوین**	**محمد عجاج خطیب**	**عربی**

www.banuri.edu.pk

۳	الأنوار الكاشفة	شیخ عبدالرحمن یمانی	عربی
۴	ظلمات أبی ریه	شیخ محمدعبدالرزاق حمزه	عربی
۵	کتاب السنة	موسیٰ جار اللّٰہ قازانی	عربی
٦	فی الحدیث النبوی	شیخ مصطفی زرقاء شامی	عربی
۷	تدوین حدیث	مولانا مناظر احسن گیلانی مرحوم	اردو
۸	بصائر السنة	مولانا امین الحق صاحب طوری	اردو
۹	فتنۂ انکار حدیث	افتخار احمد بلخی	اردو
۱۰	فتنۂ انکار حدیث	مولانا سرفراز صاحب	اردو
۱۱	سنت قرآن کریم کی روشنی میں	مولانا غفار حسن	اردو
۱۲	حدیث قرآن کریم کی نظر میں	از راقم الحروف	اردو (۱)
۱۳	احادیث النبی الکریم ﷺ	پروفیسر روحی	اردو
۱۴	سنت کا تشریعی مقام	مولانا محمد ادریس میرٹھی	اردو
۱۵	Studies in Early hadith Literature	ڈاکٹر مصطفٰے اعظمی	انگریزی

مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی کے درجہ تخصص کے رفقا نے حسب ذیل مقالات کتابی شکل میں مرتب کیے ہیں:

الف	السنة النبوية والقرآن الكريم	للأستاذ محمد حبیب اللہ المختار	عربی، اردو
ب	وسائل حفظ الحديث وجهود الأمة فی ذلک	از مولوی عبدالحکیم سلہٹی	اردو
ج	علم مصطلح الحديث وأسماء الرجال وثمراته	از مولوی عبدالحق دیروی	عربی
د	کتابة الحديث وأدوار تدوينه	از مولوی محمد اسحٰق سلہٹی	اردو
ہ	الكتب المدونة فی الحديث وأصنافها وخصائصها	از مولوی محمد زماں کلاچوی	عربی
و	الصحابة ومارووه من الأحاديث	مولوی حبیب اللہ مہمندی	عربی

یہ چھ کتابیں ابھی تک زیورِ طبع سے آراستہ نہیں ہوئیں، جس وقت امت کے سامنے یہ ذخیرہ آئے گا دنیا حیرت میں رہ جائے گی۔ اسی قیمتی ذخیرہ کی ایک قابل قدر کتاب الشیخ مصطفیٰ سباعی مرحوم کی تالیف: ''السنة ومكانتها في التشريع الإسلامي '' اپنے موضوع پر اہم ترین کتاب ہے جو گیارہ سال قبل قاہرہ میں طبع ہوئی تھی۔ مؤلف موصوف اپنے وقت کے بہترین خطیب اور پرجوش صاحب قلم تھے، موصوف نے ازہر سے عالمیت واستاذیت کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے یہ موضوع اختیار کیا

حاشیہ: (۱) مقالہ شائع شدہ ماہ نامہ دارالعلوم دیوبند ۱۳۵٦ھ

تھا، چنانچہ پورے ایک سو مآخذ سے یہ کتاب نہایت فصیح و بلیغ زبان اور شیریں وشگفتہ اسلوب میں تحریر کی ۔ یہ کتاب تیس کے قریب بڑے بڑے عنوانات پر مشتمل ہے جن میں سنتِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ہر گوشہ پر شافی بحث کی گئی ہے، ضمنی بحثیں نہایت عمدہ اور عجیب وغریب آتی ہیں ۔ مستشرقین کی خرافات وشبہات کے نہایت مؤثر اور فاضلانہ ومحققانہ جوابات کتاب کا بہترین اور قیمتی حصہ ہیں ، اگر اس کتاب میں اس کے سوا اور کچھ نہ ہوتا تو اس کتاب کی قیمت کے لیے کافی تھا ۔

مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی کے دار التصنیف نے چاہا کہ اس گنج گراں مایہ کو اردو میں منتقل کیا جائے ، تاکہ نئی نسل میں یورپ کے پھیلائے ہوئے زہر کے لیے تریاق کا کام دے اور جدید افکار میں سرایت کردہ سمّیت کے لیے اکسیر عظیم اور کبریت احمر ثابت ہو، ترجمہ کے لیے ہمارے مدرسہ کے درجۂ تکمیل کے فارغ التحصیل مولانا احمد حسن ایم اے کا انتخاب کیا گیا اور اس پر مولانا محمد ادریس میرٹھی استاذ حدیث مدرسہ عربیہ کی نظر اصلاحی نے سونے پر سہاگہ کا کام دیا، جلد اول طبع ہو چکی اور جلد دوم عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہوگی ۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ ہماری نئی نسل کو نئے فتنوں سے بچائے اور شیاطین یورپ ان کی متاعِ ایمانی کو لوٹنے کی جو تدبیریں کر رہے ہیں ، اُنہیں خاک میں ملا دے ۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ صفوۃ البریۃ سیدنا محمد وآلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم

www.banuri.edu.pk